

کتاب دانیال - نمبر انتالیس

آشکار شدن بافت نبوی: رؤیای ویلیام میلر و احیای حقایق بنیادین در ایام آخر

Jeff Pippenger

2024-01-03

ما در حال بررسی کاربست نبوی رؤیای ویلیام میلر در ایام آخر هستیم؛ همان جایی کہ تمامی نبوت‌ها کمال تحقق خود را می‌یابند. رؤیای میلر، کشف، استقرار، رد شدن، به خاک سپرده شدن، و اعاده حقایق بنیادی ادونتیسزم را کہ از طریق خدمت میلر گردآوری شده بود، مشخص می‌سازد. آن حقایق بنیادی، نمایانگر حقایقی بودند کہ در سال 1798 مهرگشایی شدند. این حقایق به وسیله رؤیای نہر اولای به تصویر کشیده شده‌اند. رؤیای میلر، چنان کہ در کتاب Early Writings ثبت شده است، رؤیای دوم او بود، و این رؤیا به وسیله رؤیای دوم نبوکدنصر از پیش نمونه‌سازی شده بود، همان گونه کہ خود میلر نیز به وسیله نبوکدنصر نمونه‌سازی شده بود.

مقالات سابقہ نے یہ واضح کیا ہے کہ نبوکدنصر کی زندگی کے ان "سات زمانوں" کا اختتام، جن میں وہ حیوان کے دل کے ساتھ زندگی بسر کرتا رہا، علامتی طور پر 1798 میں ہوا۔ پھر اُس کی سلطنت بحال کر دی گئی، اور پہلی مرتبہ نبوکدنصر نے ایک کامل طور پر تبدیل شدہ انسان کی نمائندگی کی۔ "وقت آخر" کے لحاظ سے، 1798 میں وہ "داناؤں" کی نمائندگی کرتا تھا۔ ہم یہ بھی متعین کر چکے ہیں کہ بابل کے پہلے بادشاہ ہونے کے ناطے، نبوکدنصر کی "سات زمانوں" کی عدالت، بلشضر کے پچیس سو بیس (upharsin) mene, tekel, upharsin کی عدالت کی تمثیل تھی، جو بابل کا آخری بادشاہ تھا۔

»بر آخرین فرمانروای بابل، همان گونه کہ به صورت نمونه بر نخستین آن، حکم دیدبان الہی صادر شده بود: "ای پادشاہ، ... به تو گفته می‌شود کہ پادشاہی از تو گرفته شده است." دانیال ۴:۳۱۔ انبیا و پادشاہان، ۵۳۳۔

خواہر وایت بلشضر را در ساعت داوری اش «پادشاہ ابلہ» معرفی کرد۔ در پایان ساعت داوری نبوکدنصر، او نمایندہ «پادشاہ دانا» است، زیرا از داوری «ہفت زمان» بہرہ مند شد؛ و بلشضر، با آنکہ این تاریخ را می‌دانست، از بہرہ مند شدن سر باز زد۔

»پر بلشضر کی عیش پسندی اور خودستایی نے اُن اسباق کو مٹا دیا جنہیں اُسے کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے تھا؛ اور اُس نے ویسے ہی گناہ کیے جیسے اُن گناہوں نے نبوکدنصر پر نمایاں عدالتیں نازل کرائیں۔ اُس نے اُن مواقع کو، جو فیضاً اُسے عطا کیے گئے تھے، ضائع کر دیا، اور اپنی دسترس میں موجود اُن فرصتوں سے غفلت برتی جن کے ذریعے وہ حق سے آشنائی حاصل کر سکتا تھا۔ "میں نجات پانے کے لیے کیا کروں؟" یہ وہ سوال تھا جسے اُس عظیم مگر نادان بادشاہ نے پروائی سے نظر انداز کر دیا۔» Bible Echo, April 25, 1898.

نبوکدنصر نمادی از «حکیمان» در سال ۱۷۹۸ است، کہ افزایش معرفت را در زمان آخر درک می‌کنند۔

»شیخی پر فخر و مباہات کے الفاظ ابھی اس کے ہونٹوں ہی سے پوری طرح جدا نہ ہوئے تھے کہ آسمان سے ایک آواز نے اسے خبر دی کہ خدا کے مقرر کردہ عدالت کے وقت کا آغاز ہو چکا ہے۔ ایک ہی لمحے میں اس کی عقل اس سے سلب کر لی گئی، اور وہ ایک حیوان کی مانند ہو گیا۔ سات برس تک وہ اسی طرح ذلیل و خوار حالت میں رہا۔ اس مدت کے اختتام پر اس کی عقل اسے پھر واپس کر دی گئی، اور پھر فروتنی کے ساتھ آسمان کے عظیم خدا کی طرف نگاہ اٹھا کر اس نے اس تادیب میں الہی ہاتھ کو پہچان لیا، اور دوبارہ اپنے تخت پر بحال کر دیا گیا۔»

«در یک اعلامیہ عمومی، پادشاہ نبوکدنصر بہ گناہ خویش و بہ رحمت عظیم خدا در بازگردانی او اعتراف کرد۔ این واپسین عمل زندگی او بود کہ در تاریخ مقدس بہ ثبت رسیدہ است۔» Review and Herald، 1 فوریه 1881.

در پایان «ہفت زمان» نبوکدنصر، او اعلامیہای عمومی صادر کرد کہ مشتمل بر اعترافی علنی نیز بود۔ میلر، در مقام نبوکدنصر، نماد «حکیمان» در سال 1798 است؛ کسانی کہ افزایش معرفت را در زمان آخر درک می کنند۔ ہر دوی ایشان دو رؤیا داشتند، و دومین رؤیای ہر یک از آنان بہ گونہای نمادین «ہفت زمان» را مشخص می سازد۔ در مقالات پیشین نشان دادہ شدہ است کہ «ہفت زمان» نقطہای انتقالی را علامت گذاری می کند۔

در سال ۱۷۹۸، نبوکدنصر گذار از حالت متکبرانہ خود بہ حالت حکیمان را نشان می دہد۔ این امر اعتراف علنی او را نیز در بر داشت۔ سال ۱۷۹۸ همچنین نقطہ انتقال میان پادشاہی پنجم و ششم نبوت کتاب مقدس بود۔ همچنین ظہور فرشتہ اول را نشان کرد، و بدین سان تدبیر تازہای را رقم زد، زیرا ہشدار داوری قریب الوقوع نمی توانست تحقق یابد مگر آنکہ پادشاہی پنجم نبوت کتاب مقدس زخم مہلک خود را دریافت کردہ باشد۔

«پیام خود بہ روشنی بر زمانی نور می افکند کہ این حرکت باید واقع شود۔ اعلام شدہ است کہ این پیام بخشی از «انجیل جاودانی» است؛ و گشایش داوری را اعلام می دارد۔ پیام نجات در ہمہ اعصار موعظہ شدہ است؛ اما این پیام بخشی از انجیل است کہ فقط در ایام آخر می توانست اعلام شود، زیرا تنها در آن زمان بود کہ این سخن حقیقت می یافت کہ ساعت داوری فرا رسیدہ است۔ نبوت ہا توالیای از رویدادہا را پیش چشم می نهند کہ تا گشایش داوری امتداد می یابد۔ این امر بہ ویژہ دربارہ کتاب دانیال صادق است۔ اما آن بخش از نبوت او کہ بہ ایام آخر مربوط می شد، بہ دانیال فرمان دادہ شد کہ آن را تا «زمان آخر» ببندد و مہر کند۔ تا زمانی کہ بہ این وقت نرسیدہ بودیم، پیامی دربارہ داوری نمی توانست بر پایہ تحقق این نبوت ہا اعلام شود۔ اما در زمان آخر، نبی می گوید: «بسیاری بہ سرعت رفت و آمد خواهند کرد، و معرفت افزون خواهد شد۔» دانیال 12:4.

رسول پولس نے کلیسیا کو خبردار کیا کہ اپنے زمانے میں مسیح کی آمد کی توقع نہ رکھیں۔ وہ کہتا ہے: "وہ دن نہ آئے گا، جب تک پہلے دین سے برگشتگی نہ ہو جائے، اور گناہ کا وہ مرد شرارت ظاہر نہ ہو۔" 2 تھیسلونیکیوں 2:3۔ ہمارے خداوند کی آمد کی توقع ہم اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک عظیم ارتداد اور "مرد گناہ" کی حکمرانی کے طویل زمانہ کے بعد کا وقت نہ آجائے۔ "مرد گناہ"، جسے "بدکاری کا بھید"، "ہلاکت کا فرزند" اور "وہ شریر" بھی کہا گیا ہے، پاپائیت کی نمائندگی کرتا ہے، جو نبوت کے مطابق 1260 برس تک اپنی بالادستی برقرار رکھنے والی تھی۔ یہ مدت 1798 میں ختم ہوئی۔ مسیح کی آمد اُس وقت سے پہلے واقع نہیں ہو سکتی تھی۔ پولس اپنی تنبیہ کے ذریعے 1798 تک کے پورے مسیحی عہد کو محیط کر لیتا ہے۔ مسیح کی دوسری آمد کا پیغام اسی وقت کے بعد اعلان کیا جانا ہے۔

«در اعصار گذشتہ ہرگز چنین پیامی دادہ نشدہ است۔ پولس، چنان کہ دیدہ ایم، آن را موعظہ نکرد؛ او برادران خود را برای آمدن خداوند بہ آیندہای کہ در آن زمان ہنوز بسیار دور بود، رہنمون ساخت۔ اصلاح گران نیز آن را اعلام نکردند۔ مارتین لوتر داوری را از روزگار خود حدود سیصد سال در آیندہ قرار داد۔ اما از سال 1798، کتاب دانیال گشودہ شدہ است، معرفت نبوت ہا فزونی یافتہ است، و بسیاری پیام خطیر نزدیک بودن داوری را اعلام کردہ اند۔» نبرد عظیم، 356.

در سال ۱۷۹۸، تدبیر تازہای از کار نجات فرا رسید، و آن تدبیر تازہ ہشدار تدبیر دیگری را داد کہ در سال ۱۸۴۴ آغاز می شد۔ در آن تغییر تدبیر، دری بستہ می شد و دری گشودہ می گردید۔

اور فیلدلفیہ کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھ؛ یہ باتیں وہ فرماتا ہے جو مقدس ہے، جو برحق ہے، جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے، جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کرتا؛ اور بند کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا؛ میں تیرے اعمال کو جانتا ہوں: دیکھ، میں نے تیرے سامنے ایک کھلا ہوا دروازہ رکھ دیا ہے، اور کوئی اسے بند نہیں کر سکتا؛ کیونکہ تجھ میں کچھ ہی قوت ہے، اور تونے میرے کلام کو محفوظ رکھا ہے، اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ مکاشفہ 3:7، 8۔

گشودہ شدن دری، نشانہ آغاز یک تدبیر تازه است۔ در سال 1798، در پایان خشم نخست، کہ از 723 پیش از میلاد تا 1798 به انجام رسیده بود، تغییری تدبیری در پادشاهی‌ها و نیز در پیام پدید آمد۔ همچنین در سال 1844، در پایان خشم آخر، کہ از 677 پیش از میلاد تا 1844 به انجام رسیده بود، تغییری تدبیری رخ داد۔ در 1798، تدبیر پیام فرشتہ اول، کہ از داوری نزدیک‌شونده هشدار می‌داد، فرا رسیده بود۔ هم نیوکدنصر و هم میلر به عنوان «خردمندان» در «زمان آخر» نمایانده شده‌اند، آنگاه کہ «در» به روی تدبیر درونی پیام فرشتہ اول و نیز به روی تغییری تدبیری بیرونی از وحش دریا به وحش زمین گشوده شد۔ تدبیر پیام فرشتہ اول هنگامی به کمال رسید کہ در ورود به قدس‌الاقداص در 22 اکتبر 1844 گشوده شد، و تدبیر فرشتہ سوم و داوری تحقیقی فرا رسید۔

دومین رؤیای میلر هنگامی آغاز می‌شود کہ در سال 1798 دری گشوده شد، و آنگاه پایان می‌یابد کہ در دیگری در دورہ انتقالی «دو شاهد» گشوده می‌شود؛ همان دو شاهی کہ به حیات بازگردانده می‌شوند تا پیام ندای نیمه‌شب را اعلام کنند۔ از لحاظ نبوتی، هم نیوکدنصر و هم میلر نمایانگر انتقال از پادشاهی وحش دریا به پادشاهی وحش زمین در سال 1798 بودند۔ هر دوی آنان اعلام نزدیک شدن و فرا رسیدن داوری تحقیقی را در سال 1844 نمایندگی می‌کنند۔ سال‌های 1798 و 1844 نمایانگر پایان نخستین و آخرین «غضب‌ها»ی خدا بر قوم او هستند کہ در طی دورہ «هفت زمان» به انجام رسید، چنان‌کہ در لایوان بیست‌وشش بیان شده است۔ چهل‌وشش سال از 1798 تا 1844 نمایانگر برپا شدن هیکل روحانی است کہ رسول عهد در 22 اکتبر 1844 ناگهان به آن آمد، هنگامی کہ مسیح از مکان مقدس به قدس‌الاقداص انتقال یافت۔

1798 և 1844 թվականները նշում են անցումներ (մեկից ավելի), որոնք նշանակավորվում են «յոթ ժամանակներով»: 1856 թվականին Միլլերական Ֆիլադելփիական ադվենտիզմից դեպի Միլլերական Լաոդիկեական ադվենտիզմ անցումը նույնպես նշանակավորվեց «յոթ ժամանակների» վերաբերյալ գիտության աճով, որը հետազայում մերժվեց 1863 թվականին: 1798 թվականին Դանիելի գրքից գիտության աճ էր եղել, որը ներառում էր Ղևտացոց քսանվեցերորդ գլխի նույն «յոթ ժամանակները», որոնք պետք է մերժվեին Միլլերական Ֆիլադելփիական ադվենտիզմի ավարտին:

انتقال حرکت فرشتہ اول از فیلادلفیا به لائودکیه، به وسیله هفت سال ۱۸۵۶ تا ۱۸۶۳ به تصویر کشیده شد۔ پیام لائودکیه در سال ۱۸۵۶ رسید، و طی هفت سال، نور جدید «هفت زمان» کہ مهرش گشوده شده بود، فرایند آزمایشی سه مرحله‌ای را پدید آورد کہ آدونتیسیم در سال ۱۸۶۳ در آن ناکام ماند۔ هفت سال برای نور «هفت زمان» داده شد تا یا پذیرفته شود یا رد گردد۔ انتقال حرکت آدونتیسیم میلری فیلادلفیایی به آدونتیسیم میلری لائودکیه‌ای، معکوس شدن توالی را در پایان نمونه‌وار می‌سازد: انتقال حرکت لائودکیه‌ای فرشته سوم به حرکت فیلادلفیایی فرشته سوم۔

پیغمبر یسعیاہ کی پینسٹھ سالہ نبوت، اسرائیل کی شمالی اور پھر جنوبی سلطنتوں کے خلاف خدا کے پہلے اور آخری غضب کے آغاز کو نشان زد کرتی ہے۔

زیرا سر آرام، دمشق است، و سر دمشق، رصین؛ و در مدت شصت و پنج سال، افرایم چنان شکسته خواهد شد که دیگر قومی نخواهد بود. اشعیا ۷:۸

نبوت یسعیاہ کے پینسٹھ برس 742 قبل از مسیح میں دیے گئے تھے، اور پینسٹھ برس کے اندر شمالی مملکت مٹ چکی ہوتی۔ 742 قبل از مسیح کے انیس برس بعد، یعنی 723 قبل از مسیح میں، شمالی مملکت اسور کے ہاتھوں غلامی میں لے جائی گئی۔ پینسٹھ برس کے اختتام پر جنوبی مملکت کی برہمی 677 قبل از مسیح میں شروع ہوئی، جب منسی بابلیوں کے ہاتھوں اسیر کیا گیا۔ پس یہ پینسٹھ برس اس طرح ہیں کہ پہلے شمالی مملکت کی پہلی اسیری تک انیس برس کا ایک عرصہ، پھر منسی کی اسیری تک مزید چھیالیس برس۔

آن نبوت ہا بہ تحقیق ہای مربوط بہ خود در سال ہای 1798، 1844 و 1863 رسیدند۔ در سال 1798، با آمدن فرشتہ اول، یک انتقال درونی در پیام نجات رخ داد، و همچنین یک انتقال بیرونی در پادشاہی ہای نبوت کتاب مقدس نیز واقع شد۔ در سال 1844، با بستہ شدن در مکان مقدس و آغاز داوری تحقیقی ہمراہ با آمدن فرشتہ سوم، یک انتقال درونی در پیام نجات رخ داد۔ در سال 1863، یک تغییر بیرونی رخ داد، زیرا ہر دو شاخ وحش زمین بہ دو طبقہ تقسیم شدند۔

شاخ جمہوری خواہ بہ دو حزب سیاسی تقسیم شد کہ از آن پس بر تاریخ وحش زمینی تسلط می یافتند۔ شاخ پروتستان نیز بہ دو تجلی مرتدانہ منقسم گردید: یک گروہ کہ مدعی پروتستان بودن بود و ادعا می کرد سبت روز ہفتم را نگاہ می دارد، و طبقہ ای دیگر کہ مدعی پروتستان بودن بود، اما روز خورشید را بہ عنوان روز برگزیدہ عبادت خود برقرار می داشت۔

در آن تاریخ، شاخ پروتستانی کہ از اعصار ظلمت بیرون آمدہ بود، از ۱۱ اوت ۱۸۴۰ تا ۲۲ اکتبر ۱۸۴۴ مورد آزمون قرار گرفت، و در فرایند آزمون مردود شد و از قوم پروتستان نگاہ دارندہ یکشنبہ بہ قوم پروتستان مرتد نگاہ دارندہ یکشنبہ انتقال یافت۔

در تاریخ شاخ حقیقی پروتستان کہ در سال ۱۸۴۴ برپا و شناساندہ شد، فرایندی از آزمون از ۱۸۵۶ تا ۱۸۶۳ رخ داد۔ سپس شاخ حقیقی پروتستان نگاہ دارندہ سبت، ہم از فیلادلفیا بہ لائودکیہ انتقال یافت، و ہم از قوم حقیقی پروتستان نگاہ دارندہ سبت بہ شاخ مرتد پروتستان نگاہ دارندہ سبت۔ «ہفت زمان» با ۱۷۹۸، ۱۸۴۴، ۱۸۵۶ و ۱۸۶۳ مرتبط است۔ «ہفت زمان» نمادی است مرتبط با یک نقطہ انتقال، و این حقیقت بر چندین شاہد استوار است۔

در سال ۱۷۹۸، درک مربوط بہ «ہفت زمان» افزایشی یافت، زیرا نخستین نبوت زمانی کہ میلر کشف کرد، دقیقاً همان حقیقت بود۔ تا سال ۱۸۶۳، آن حقیقت رد شدہ بود، و بدین سان پایان دورہ اختتامی شصت و پنج سال نبوت مطرح شدہ در اشعیا فصل ہفت مشخص گردید۔

پیشگوئی کامل دو ہزار و پانصد و بیست سالہ، در ہر دو سوی آغاز و پایان خود، بازہای شصت و پنج سالہ دارد کہ بہ صورت تصویری معکوس و آینہ وار با یکدیگر متناظرند۔ در آغاز پایان، یعنی شصت و پنج سال منتهی بہ 1798، کہ نمونہ وار با آغاز آغاز، یعنی شصت و پنج سال منتهی بہ 742 ق.م. ہنگام اعطای پیشگوئی، مطابقت دارد، افزایشی در معرفت نسبت بہ «ہفت زمان» پدید آمد؛ حقیقتی کہ میلری ہای «حکیم» آن را دریافتند و اعلام کردند۔ در پایان پایان، یعنی در شصت و پنج سال منتهی بہ 1863، افزایشی دیگر در معرفت نسبت بہ همان حقیقت پدید آمد کہ سرانجام از سوی «کاهنان» تازہ تاج گذاری شدہ شاخ راستین پروتستان مردود شمردہ شد۔

قوم من از نبود معرفت ہلاک می شوند؛ چون تو معرفت را رد کردہ ای، من نیز تو را رد خواہم کرد تا برای من کاهن نباشی؛ و چون شریعت خدای خود را فراموش کردہ ای، من نیز فرزندان را فراموش خواہم کرد۔ ہوشع ۴:۶

افزایش معرفت، هنگامی که کتاب دانیال گشوده می‌شود، با «هفت زمان» مرتبط است؛ از این رو، این امر نه تنها نمادی از یک نقطه انتقال است، بلکه نمادی از گشوده شدن پیام نبوی نیز هست.

انتقالی دیگر در ۱۸ ژوئیه ۲۰۲۰ با نخستین نومیادی آغاز شد؛ همان رویدادی که «زمان درنگ» را آغاز کرد و سرآغاز سه‌ونیم روز باب یازدهم مکاشفه را نشان نهاد؛ زمانی که دو شاهد در کوچه شهر عظیم، یعنی سدوم و مصر، افتاده و مرده بودند.

۱۸ ژوئیه ۲۰۲۰ آغاز سه روز و نیم نمادین (یک «هفت زمان») را نشان می‌دهد که پیش‌تر به واسطه تاریخ ۱۸۵۶ تا ۱۸۶۳ به تصویر کشیده شده بود. هر دو دوره نماد «هفت زمان» هستند. هر دو دوره نشانگر تغییری در تدبیر الهی (یک انتقال) می‌باشند. هر دو دوره نمایانگر افزایشی در معرفت مرتبط با «هفت زمان» هستند.

این در دوره گذار از پادشاهی بابل به پادشاهی ماد و فارس بود که دانیال دعای لایوان بیست‌وشش را به‌جا آورد؛ بدین‌سان، دعای لایوان بیست‌وشش به‌عنوان نشانه‌ای راهنما از گذار ایام آخر شناسانده می‌شود. در رؤیای میلر، در پایان هفت بار به‌کار رفتن واژه «پراکنده‌ساختن»، میلر هم می‌گیرد و هم دعا می‌کند. این گریستن، نقطه‌ای را نشان می‌دهد که در آن شیر سبط یهودا (مرد جاری خاک)، پیامی را که مهر شده بود، می‌گشاید.

دعای میلر، دعای لایوان باب بیست‌وشش دانیال را نشان‌گذاری می‌کند؛ دعایی که با «هفت زمان» مرتبط است و هنگامی رخ می‌دهد که در و پنجره‌ها در رؤیای میلر گشوده شدند. اما دعای دانیال در باب نهم، همچنین با دعای دانیال در باب دوم نیز هم‌راستا است. این دعا همچنین با دعای اعتراف نبوکدنصر در پایان «هفت زمان» او نیز هم‌راستا است.

لہذا ملر کی دعا کی نمائندگی احبار چھیس کی اس دعا سے کی گئی، جو اقرارِ گناہ کی ایک علانیہ دعا اور آخری نبوتی راز کے کھولے جانے کی درخواست کی دعا تھی، کیونکہ تمام نبوت آخری ایام کی تصویر کشی کرتی ہے۔ پس دانی ایل باب دو کا راز اُس آخری راز کی نمائندگی کرتا ہے جیسے کھولا جانا ہے۔ ملر کی دعا، اُس کے خواب میں، اُن مکروہات کے بارے میں اضطراب اور راست غیظ کی دعا تھی جو اُس کے کمرے کے جواہرات کے ساتھ واقع ہوئی تھیں۔ اُسی کا اضطراب اُن لوگوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا جو حرقی ایل باب نو میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے میں آپس بھرتے اور فریاد کرتے ہیں۔

میلر نظارہ‌گر آن بود کہ حقایق، بہ‌تدریج زیر خروارہا تعالیم جعلی دفن می‌شدند، و این روند سرانجام بہ جایی رسید کہ تابوت (یعنی خود کتاب مقدس) نابود شد. نابودی تابوت میلر در نسل سوم آدونتیسم رخ داد، هنگامی کہ حرکتی عامدانہ برای کنار نهادن کتاب مقدس کینگ جیمز بہ نفع نسخہ‌های مدرن فاسد کتاب مقدس، کہ مبتنی بر کاتولیسیسم بودند، پدید آمد.

«Miller lloró, luego oró, e inmediatamente se abrió una puerta, y toda la gente salió. Entonces entró el hombre del cepillo para el polvo (el León de la tribu de Judá), abrió las ventanas y comenzó a limpiar. Luego Miller expresó su preocupación por las joyas esparcidas, y el hombre del cepillo para el polvo prometió que él cuidaría de las joyas. En medio del ajetreo del proyecto de limpieza del hombre del cepillo para el polvo, Miller cerró los ojos por un momento, y cuando los abrió, la basura había desaparecido. Las joyas estaban esparcidas por la habitación, y entonces el hombre del cepillo para el polvo colocó el cofre más grande sobre la mesa, reunió las joyas y las echó dentro del cofre, y dijo: «Ven y ve

عبارتِ «بیا و ببین» نمادی است از اینکه حقیقتی به تازگی مُهرگشایی شده است. حقیقتی که برای میلر مهرگشایی می‌شود، حقیقتِ نهایی است؛ زیرا رویداد بعدی، بیدار شدن میلر در «صدا» است که نمایانگر فریاد بلند می‌باشد. میلر آخرین کسی بود که در تاریخِ میلری‌ها پیامِ فریادِ نیمه‌شب را دریافت کرد، و درست پیش از آن صدایی که او را در رؤیا بیدار می‌کند، برای لحظه‌ای چشمان خود را بست. تنها عبارتی در کتاب مقدس که به «لحظه‌ای» و «چشمان» اشاره می‌کند، در حال شناسایی رستاخیز اول است.

دیکهو، میں تمہیں ایک بھید بتاتا ہوں؛ ہم سب تو نہیں سوئیں گے، مگر ہم سب بدل دیے جائیں گے، ایک دم میں، پلک جھپکتے، آخری نرسنگ پر؛ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا، اور مردے غیر فانی حالت میں زندہ اٹھائے جائیں گے، اور ہم بدل دیے جائیں گے۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ فانی وجود بقا کو پہن لے، اور یہ مرنے والا عدم موت کو پہن لے۔ 1 کرتھیوں 15:51-53.

در تاریخ گذار جنبش لائودیکیہ‌ای فرشتهٔ سوم به جنبش فیلادلفیایی فرشتهٔ سوم، چنان که در باب یازدهم مکاشفه به تصویر کشیده شده است، میلر نمایانگر واپسین باکره‌گان حکیم است که پیام فریادِ نیمه‌شب را دریافت کردند. نخستین کسانی که آن را دریافت کردند، روحانی‌ترین افراد بودند.

«این همان فریاد نیمه‌شب بود که می‌بایست به پیام فرشتهٔ دوم قدرت ببخشد. فرشتگانی از آسمان فرستاده شدند تا مقدسان دلسرد را بیدار سازند و ایشان را برای کار عظیمی که در پیش داشتند آماده کنند. بااستعدادترین مردان نخستین کسانی نبودند که این پیام را دریافت کردند. فرشتگان نزد فروتنان مخلص فرستاده شدند و آنان را برانگیختند تا این ندا را بلند کنند: "اینک داماد می‌آید؛ به استقبال او بیرون آیید!" آنان که این ندا به ایشان سپرده شده بود شتاب کردند و در قدرت روح القدس پیام را اعلام نمودند و برادران دلسرد خود را بیدار ساختند. این کار بر حکمت و دانش انسان‌ها استوار نبود، بلکه بر قدرت خدا؛ و مقدسان او که این ندا را شنیدند نتوانستند در برابر آن مقاومت کنند. روحانی‌ترین اشخاص نخست این پیام را پذیرفتند، و آنان که پیش‌تر در کار پیشگام بودند از آخرین کسانی بودند که آن را پذیرفتند و به بلندتر شدن این ندا یاری رساندند: "اینک داماد می‌آید؛ به استقبال او بیرون آیید!"» Early Writings, 238.

در پایان سه روز و نیم نمادین باب یازدهم مکاشفه، نخستین دو پیغام، که در باب سی و هفتم حزقیال به تصویر کشیده شده است، اعلام می‌گردد. پیغام نخست، استخوان‌های مرده و پراکنده را به هم می‌آورد، اما آنان همچنان مرده‌اند. این پیغام به وسیلهٔ آن صدایی ارائه شد که «در بیابان» ندا می‌داد؛ و بدین سان آشکار می‌سازد که پیغام حزقیال پیش از آن که سه روز و نیم نمادین به پایان رسد، آغاز می‌شود. آن سه روز و نیم، نمایانگر «بیابان» است، و این پیغام از «بیابان» اعلام می‌شود. «بیابان» همچنین نمادی از «هفت زمان» است، که گذار و مهرگشایی‌ای را مشخص می‌سازد که فرایند آزمایش را آغاز می‌کند.

در این پیام، هم در رشد آن پیشرفتِ تدریجی وجود دارد و هم در پذیرش آن؛ چنان که در فریاد نیمه‌شب تاریخِ میلریتی به تصویر کشیده شده است. روحانی‌ترین افراد نخستین کسانی بودند که پیام آن صدا را که در بیابان ندا می‌داد پذیرفتند، و مورخان ادونتیسیم به نامه‌ای اشاره می‌کنند که ویلیام میلر تنها چند روز پیش از 22 اکتبر 1844 نوشت؛ جایی که میلر شهادت می‌دهد که سرانجام پیام فریاد نیمه‌شبِ ساموئل اسنو را فهمید و پذیرفت.

«برادر عزیز هایمز: من در ماه هفتم جلالی می‌بینم که هرگز پیش از این ندیده بودم. هر چند خداوند یک سال و نیم پیش، دلالتِ نمادینِ ماه هفتم را به من نشان داده بود، با این همه، نیروی این نمادها را در نمی‌یافتم. اکنون، متبارک باد نام خداوند، در کتب مقدس زیبایی، هماهنگی، و توافقی می‌بینم که مدت‌ها برای آن دعا کرده بودم، اما تا امروز آن را ندیده بودم. خداوند را

سپاس گوی، ای جان من. برادر اسنو، برادر استورز، و دیگران، به سبب وسیله بودنشان در گشودن چشمانم، مبارک باشند. من تقریباً به خانه رسیده‌ام. جلال! جلال! جلال! جلال! ویلیام میلر، Signs of the Times، 16 اکتبر 1844.

در تکرار تاریخ فریاد نیمه‌شب، آن‌گونه که در رؤیای میلر به تصویر درآمده است، میلر برای لحظه‌ای چشمان خود را بست. پس «در لحظه‌ای، در طَرَفَةُ الْعِیْنِی، به هنگام نواخته شدن صور آخر؛ زیرا کرنا صدا خواهد کرد و مردگان برخاسته خواهند شد.» در رؤیای میلر، او نمایانگر آخرین کسانی است که پیام فریاد نیمه‌شب را دریافت می‌کنند، همان‌گونه که در تاریخ شخصی خود چنین بود. او نمایانگر کسانی است که سرانجام، درست پیش از آن که مرد جاروب به دست خاک، جواهرات پراکنده را گرد آورد و آنها را در صندوقچه بزرگ‌تر بیفکند، این پیام را می‌پذیرند. در باب یازدهم مکاشفه، آخرین کسانی که پیام دوم حزقیال را می‌پذیرند—که همان پیام چهار باد اسلام است، و نیز همان پیام مهر و موم است—این پذیرش را درست پیش از آن انجام می‌دهند که آخرین هفت کرنا به صدا درآید، که همان کرنا «وای سوم» است. «در لحظه‌ای، در طَرَفَةُ الْعِیْنِی، به هنگام صور آخر؛ زیرا کرنا صدا خواهد کرد و مردگان بی‌فساد برخاسته خواهند شد و ما تبدیل خواهیم شد.» (اول قرن‌تین 15:52)

این متن، قیام نخست را که در آمدن دوم رخ می‌دهد، شناسایی می‌کند؛ اما همچنین قیامی از استخوان‌های خشک مرده (دو شاهد) نیز وجود دارد که در ساعت زلزله عظیم باب یازدهم مکاشفه واقع می‌شود. در «ساعت» آن زلزله، شیپور آخر از هفت شیپور به صدا درمی‌آید، و شاهدان مرده‌ای که در کوچه افتاده بودند، به حیات بازگردانده می‌شوند؛ نه به عنوان لائودکیه‌ایان، بلکه به عنوان فیلادلفیان، زیرا در شیپور وای سوم، آن دو شاهد مهر شده‌اند و به فسادناپذیری دگرگون می‌شوند، زیرا هرگز دیگر گناه نخواهند کرد. میلر نماینده آخرین کسانی است که پیامی را دریافت می‌کنند که دو شاهد را به حیات می‌آورد، یعنی پیام چهار باد اسلام، و آن همان پیام مهر کردن است.

صدای آن کرنا آخرین استخوان‌های خشک مردگان را که در کوچه سدوم و مصر پراکنده شده بودند، برمی‌خیزاند. میلر نظاره می‌کرد که چگونه حقایق به تدریج به وسیله تعالیم جعلی مدفون می‌شدند. سرانجام میلر گریست و زمانی را مشخص ساخت که گشوده شدن مهرها می‌بایست آغاز شود، زیرا گشوده شدن مهرها کاری تدریجی است. آن گشوده شدن در دوره پایانی سه روز و نیم آغاز شد.

پس از آن که میلر گریست، آن یگانه که قدرت گشودن کتاب مهرشده را داشت، وارد روایت شد. در رؤیای میلر، او همان «مرد برس خاک‌روب» بود. سپس میلر دعا کرد، و بی‌درنگ دری گشوده شد، که نشانگر آن نقطه‌ای بود که در آن، جنبش لائودکیه‌ای فرشته سوم می‌بایست به جنبش فیلادلفیایی فرشته سوم انتقال یابد. دعای او همان دعای لایوان باب بیست‌وشش بود؛ دعای طلب فهم راز نهایی نبوت، و اعترافی علنی به آن عصیان که سه روز و نیم را بر دو شاهد آورد؛ همان دعای کسانی بود که در حزقیال باب نه مهر می‌شوند.

پس از دعا، مسیح (مرد جاروی خاک) وارد شد و آغاز به پاک‌سازی اتاق کرد. در پایان کار پاک‌سازی مرد جاروی خاک، میلر برای لحظه‌ای چشمان خود را بست، و بدین‌سان پایان دوره‌ای را مشخص ساخت که در آن استخوان‌های خشک مرده می‌بایست زنده گردانیده شوند. سپس مرد جاروی خاک جواهرات پراکنده در اتاق میلر را گرد آورد و آنها را در تابوتی نو و بزرگ‌تر، بر روی میزی در مرکز اتاق میلر، قرار داد، همان‌گونه که آن دو شاهد به عنوان علم برافراشته می‌شوند. و چون به عنوان علم برافراشته شدند، آنگاه سایر گله خدا را که هنوز در بابل هستند فرا می‌خوانند تا «بیاید و ببینید» پیامی را که شیر سبط یهودا همین اکنون در آن تابوت نو و بزرگ‌تر افکنده است.

ما در مقاله بعدی به بررسی رؤیای نهر اولای، به عنوان نماد حقایقی از کتاب دانیال که در سال 1798 مهرگشایی شد، خواهیم پرداخت. پیش از آن بررسی، چند نکته مرجع را از پیش جای داده‌ایم. نخست

آن که پیام میلری ها کامل بود (در مرحله رشد خود)، اما ناتمام. این پیام در چارچوب دو قدرت ویرانگر قرار داده شده بود، نه سه قدرت ویرانگر. دوم آن که هنگامی که رؤیای میلر بازسازی نهایی حقایق بنیادین را مشخص می کند، آن حقایق بنیادین در آن هنگام «ده بار روشن تر» از جلال نخستین خود هستند. نکته سوم آن است که حرکت فرشته اول (جنبش میلری) در حرکت فرشته سوم تکرار می شود، اما با چند قید مهم. میلری ها، به عنوان نماد، فیلادلفیایی بودند؛ آنان نبوکدنصر توبه کرده بودند، اما در نهایت و دریغ آور، در سال 1863 «آریحا را دوباره بنا کردند».

حرکت فرشته سوم کا آغاز لاؤدیکویو کے طور پر ہوا، جو تبدیلی دل کے محتاج تھے، لیکن آخر کار وہ یریحو کی آخری تباہی میں شریک ہوں گے (آخری ایام کے یریحو میں)۔

«نجات دهنده نیامده بود تا آنچه را که پدران نخستین و انبیا گفته بودند کنار بگذارد؛ زیرا خود او از طریق این مردان نماینده سخن گفته بود. همه حقایق کلام خدا از او سرچشمه گرفته بود. اما این گوهرهای گران بها در قاب های نادرست نهاده شده بودند. نور گران قدر آنها به خدمت خطا گمارده شده بود. خدا اراده داشت که آنها از جایگاه های خطای خود برداشته شوند و در چارچوب حقیقت قرار گیرند. این کار را تنها دستی الهی می توانست به انجام رساند. حقیقت، به سبب پیوندش با خطا، در خدمت آرمان دشمن خدا و انسان قرار گرفته بود. مسیح آمده بود تا آن را در جایی قرار دهد که خدا را جلال بخشد و برای نجات بشریت عمل کند.» The Desire of Ages, 287.